بسم الله الرحمن الرحيم



THE HAQ CHAR YAAR WEBSITE
IS DEDICATED IN THE NAME OF
THE COMPANIONS [R.A]
OF
PROPHET [PEACE BE UPON HIM].
WE ARE REVEALING THE TRUTH AND
FACTS ABOUT THE ANTI SAHABAH [R.A]
PROPAGANDA OF
THE NON MUSLIM ORGANIZATIONS.

WWW.KR-HCY.COM

® Haq Char Yaar. A Project of HCY Global.
Stuff available for non-profit free distribution.

عن عبد الله بن حذاد قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم السواک مطہرۃ

فضائلِ مسواک

مرتبہ

حضرت مولانا اظہر حسین صاحب مظاہری

ابن الحاج الحافظ القاری مولانا مفتی سعید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مفتی اعظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور یوپی۔ (بھارت)

انبیاء کی اس سنتِ عظیم کے ثواب سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ علامہ ابن اسماعیل فرماتے ہیں کہ مجھے تعجب ہے ان لوگوں پر جو مسواک جیسی اہم سنت کو ترک کرتے ہیں جس کے بارے میں بہت سی احادیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں جن میں اس کے فضائل کو بیان کیا گیا ہے یاد رکھو مسواک چھوڑنا بڑا خسارہ ہے۔

عن ابن عمر بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالسواک فانہا مطیبۃ للفم مرضاۃ للرب رواہ احمد ورواہ البخاری تعلیقا فی کتاب الصیام من حدیث عائشۃ والنسائی ولابن خزیمۃ موصولا الا ان فیہ مطہرۃ بدل قولہ مطیبۃ

حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسواک کا استعمال اپنے لیے لازم کرلو کیوں کہ اس میں منہ کی پاکیزگی اور حق تعالیٰ کی خوشنودی ہے

ف مطلب یہ ہے کہ مسواک کرنے سے منہ صاف شفاف ہو جاتا ہے اور منہ کی گندی ہوائیں دور ہو جاتی ہیں اور اس سنت کی ادائیگی کے سبب حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ مسواک کو اپنے لئے لازم کرلو اور ہمیشہ کرتے رہو کیوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے اور اس کی وجہ سے نماز کا ثواب ۷۰ گنا یا جاکر سو گونہ بڑھ جاتا ہے۔

احتمال فرضیت عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ علیہ وسلم قال تسوکوا فان السواک مطہرۃ للفم مرضاۃ للرب ما جاءنی جبریل الا اوصانی بالسواک وحتی لقد خشیت ان یفرض علی وعلی امتی ولولا الخاف ان اشق علی امتی لفرضتہ علیہم دانی لاستاک حتی خشیت ان احفی مقادیم فمی رابن ماجہ

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسواک کیا کرو کیونکہ مسواک میں منہ کی پاکی اور حق تعالیٰ کی خوشنودی ہے جبریل علیہ السلام مجھے ہمیشہ مسواک کی وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں مجھ پر اور میری

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رانی المنام استوک بسواک فجاء نی رجلان احدھما اکبر من الاخر فولت السواک الاصغر منھما فقیل لی کبر فدفعتہ لاکبر منھما متفق علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے (ایکبار) خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں اور دو آدمی میرے پاس آئے جن میں سے ایک چھوٹا تھا اور دوسرا بڑا جب میں نے ان میں سے چھوٹے کو (استعمال کیلئے) مسواک دی تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دیجئے (وہ بڑا ہونے کی وجہ سے مقدم ہے) چنانچہ میں نے وہ مسواک ان میں سے بڑے کو دیدی۔

ف (۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر چونکہ مسواک کی اہمیت اور اس کی تاکید ظاہر کرنی مقصود تھی اس لئے حق تعالیٰ شانہٗ نے اولاً بیداری میں مسواک کے استعمال کا حکم دیا اور پھر چونکہ انبیاء علیہم السلام کا خواب بھی وحی ہوتا ہے اس لئے خواب میں بھی آپ سے مسواک کا استعمال کرایا گیا اور گویا ہر طریقہ سے اس کا تاکید ظاہر کیا گیا (۲) اس حدیث سے یہ واقعہ خواب کا معلوم ہوتا ہے۔ مگر ابوداؤد شریف اور بعض دوسری کتابوں سے بیداری کا واقعہ معلوم ہوتا ہے بظاہر دونوں میں تعارض ہے علماء نے اس تعارض کو دور کرتے ہوئے کہا ہے کہ پہلے خواب کا واقعہ پیش آیا اور پھر بیداری کا اور جب بیداری کا قصہ پیش آیا تو آپ نے خواب کے واقعہ کی بھی خبر دی گویا دونوں الگ الگ قصے ہیں (۳) حدیث بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دوسرے کی استعمال کی ہوئی مسواک اپنے استعمال میں لانا جائز ہے بشرطیکہ اس کی اجازت ہو لیکن سنت یہ ہے کہ اس کو دھو کر استعمال کیا جائے

حضرت ابراہیم کا امتحان

عن طاوس عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ واذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن قال ابتلاہ بطھارۃ خمس فی الرأس خمس فی الجسد فاما التی فی الرأس

حضرت طاؤس نے واذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کا طہارت و پاکیزگی میں امتحان کیا چنانچہ پانچ طہارتیں سر میں اور پانچ علاوہ

نقص الشارب والمضمضة والاستنشاق والسواك وفرق راس امانی الجسد تنقیم الاظفار والختان وتنف الابط وحلق العانة والاستنجاء بالماء رتنبیہہ الغافلین ص ۱۷ مرتضیٰ

سر کے اور بدن میں مقرر فرمائی سر کی طہارتیں یہ تھیں مونچھیں کاٹنا کلی کرنا۔ ناک میں پانی دینا مسواک کرنا سر میں راگر بال ہوں مانگ نکالنا اور بدن کی طہارتیں یہ تھیں۔ ناخن کاٹنا ختنہ کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا موئے زیر ناف مونڈنا، پانی سے استنجاء کرنا۔

ف :۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جن چیزوں کے ذریعہ امتحان کیا گیا ہے ان میں سے ایک مسواک بھی ہے اس سے اس کی اہمیت اور فضیلت اور اس کا سنت ابراہیمی ہونا صاف طور پر ظاہر ہے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس امتحان میں پورے طور پر کامیابی حاصل کرنا اور مسواک یا دیگر امور کا ترک نہ کرنا اس کے تاکید کو اور بھی تقویت پہنچا رہا ہے۔

حضور پر مسواک کی فرضیت

عن عائشة انه قال صلی اللہ علیہ وسلم هذه لکم سنة وعلی فریضة السواك والوتر وقیام اللیل رفی اسنادہ موسیٰ ابن عبد الرحمٰن الصنعانی وهو متروك

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چیزیں یعنی مسواک، وتر، تہجد، تمہارے لئے سنت ہیں۔ اور میرے لئے فرض ہیں۔

ف معلوم ہوا کہ مسواک عام امت کے حق میں سنت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض ہے ابوداؤد شریف کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم کیا گیا تھا خواہ آپ باوضو ہوں یا بے وضو لیکن جب آپ کو اس میں تکلیف ہوئی تو ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم فرما دیا گیا یعنی ہر نماز کے لئے مسواک فرض کر دی گئی

بیداری کے بعد مسواک

عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لایرقد

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کبھی رات یا دن

لہ رواہ الحاکم والبیہقی کذا فی اللیل ۱۲ منہ

من اللیل وکان اذا قام من اللیل یستیقظ الا تسوک قبل ان یتوضأ (ابو داود)

میں سو کر بیدار ہوتے تو وضو سے پہلے مسواک فرماتے تھے

ف :- معلوم ہوا کہ سو کر اٹھنے کے بعد بھی مسواک کرنی چاہیئے کیونکہ سونے کی حالت میں پیٹ سے بخارات اور گندی ہوائیں منہ کی طرف چڑھ جاتی ہیں جس کی وجہ سے منہ میں بدبو اور ذائقہ میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔

رات میں مسواک

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوضع لہ وضوءہ سواکہ فاذا قام من اللیل یتخلی ثم استاک (ابو داود)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رات کو آپ کے پاس وضو کا پانی اور مسواک رکھی جاتی تھی جب آپ رات میں اٹھتے تو پہلے قضاء حاجت کرتے پھر مسواک فرماتے۔

ف :- اسی طرح حضرت حذیفہ سے مرفوعاً منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو سو کر اٹھتے تو مسواک فرماتے تھے ایک اور روایت میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں آپ کے لئے تین سرخ برتن رکھتی تھی ایک پانی کا برتن جو وضو کے لئے تھا دوسرا مسواک کے لئے اور تیسرا برتن پانی پینے کے لئے غرض کہ ان سب روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک کا بہت زیادہ اہتمام تھا اسی لئے آپ رات کو بھی مسواک استعمال فرماتے اور وضو کے پانی کے ہمراہ بھی باقاعدہ رکھی جاتی تاکہ بروقت نہ ملنے کی وجہ سے وقت نہ ہو

گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک

عن الشریح بن ہانی قال قلت لعائشۃ رضی اللہ عنہا بای شئی کان یبدء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ قالت بالسواک (رواہ مسلم)

حضرت شریح بن ہانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے کیا کام فرماتے تھے فرمایا کہ مسواک

ف :- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر میں داخل ہوتے وقت بھی مسواک کرنی چاہیئے

لہ قالہ ابن دقیق العید کما فی اللیل المستعیذ الصحیح ۱۲ منہ حسین

علامہ مناوی نے جامع صغیر کی شرح میں اس کی دو وجہ بیان کی ہیں اول یہ کہ گھر میں داخل ہوتے وقت چونکہ سلام کا حکم ہے اور سلام اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اللہ کا نام گندے منہ سے نہ لینا چاہیئے اس لئے گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک کا حکم دیا گیا تاکہ اللہ کا نام پاکیزہ منہ سے لیا جائے دوسرے اس لئے بھی ہو سکتا ہے کہ آدمی گھر میں داخل ہونے کے بعد اپنی بیوی کا بوسہ لے اور منہ کے گندہ اور بدبودار ہونے کی وجہ سے اس کی بیوی کو تکلیف ہو یا اس سے نفرت ہو جائے اس لئے گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسواک کرنا بہتر ہے۔

تلاوت قرآن پاک کے لئے مسواک

عن علی رضی اللہ عنہ ان افواھکم طریق القران فطھروھا بالسواک رواہ ابو نعیم مرفوعاً وابن ماجہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرماتے ہیں تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں اس لئے ان کو مسواک کے ذریعہ خوب صاف کرو

ف:۔ مطلب یہ ہے کہ منہ سے چونکہ قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے اس لئے اس کو مسواک سے صاف کرنا چاہیئے خاص طور پر قرآن پاک تلاوت کے وقت کہ فقہاء نے اس کو مستحب لکھا ہے اس کا اہتمام کرنا چاہیئے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ جب مسواک کر کے نماز پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور اپنا منہ اس کے منہ میں رکھ دیتا ہے پس جو کلمہ اس کے منہ سے نکلتا ہے وہ فرشتے کے منہ میں رکھ دیتا ہے اس لئے اپنے منہ کو قرآن کے لئے پاک کر لیا کرو۔

شرکت مجلس سے پہلے مسواک

عن العامری کانوا یدخلون علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تدخلون علی قطعات استاروا ہ

حضرت عامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آتے تھے آپ نے فرمایا تم میرے پاس آتے ہو

ف نقد الشیخ عبد الحی رحمۃ اللہ فی السعایہ ۱۲

البزار وو الطبرانی والبغوی وابن حبان | اور تمہارے دانت زرد ہوتے ہیں آنے سے پہلے مسواک کرلیا کرو

ف: معلوم ہوا کہ جب کسی مجلس میں شریک ہونا ہو تو مسواک کرلینی چاہیئے تاکہ منہ میں صفائی اور پاکیزگی پیدا ہو۔ بسا اوقات مسواک نہ کرنے سے منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے اور دانتوں پر میل کچیل کی وجہ سے زردی آجاتی ہے جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور گھن آتی ہے

موت سے پہلے مسواک

عن عائشۃؓ قال ان من نعم اللہ علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی فی بیتی ویومی وبین سحری ونحری وان اللہ جمع بین ریقی وریقہ عند موتہ دخل عبدالرحمٰن بن ابی بکر وبیدہ سواک وانا مسندۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرایتہ ینظر الیہ وعرفت انہ یحب السواک فقلت اخذہ لک فاشار برأسہ ان فتناولہ فاشتد علیہ وقلت الیہ لک فاشار برأسہ ان نعم فلیت فامرہ وبین یدیہ رکوۃ فیہا ماء فجعل یدخل یدیہ فی الماء فیمسح بہما وجہہ ویقول لا الٰہ الا اللہ ان للموت سکرات ثم نصب یدہ فجعل یقول اللھم فی الرفیق الاعلیٰ حتی قبض و

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے لئے اللہ کے انعامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میرے گھر میں میری باری کے دن میری ہنسلی اور سینہ کے درمیان ہوئی اور یہ بھی اس کا انعام ہے کہ آپ کے مبارک لبوں کو میرے لبوں کے ساتھ آپ کی وفات سے پہلے اکٹھا کر دیا اور وہ اس طرح کہ میرے پاس عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ آئے اور ان کے ہاتھ میں ایک مسواک تھی میں حضورؐ کو سہارا دے رہی تھی میں نے دیکھا کہ آپؐ ان کی مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ مجھے معلوم تھا کہ آپ مسواک پسند فرماتے ہیں۔ اس لئے میں نے دریافت کیا کہ آپؐ کے لئے مسواک لوں آپؐ نے سر کے اشارے سے فرمایا ہاں چنانچہ میں نے عبدالرحمٰن سے مسواک

لے کر آپؐ کو دی آپ نے استعمال کرنا چاہا لیکن مسواک سخت تھی اس لئے آپ استعمال نہ کر سکے میں نے کہا کہ نرم کر دوں آپؐ نے سر کے اشارے سے فرمایا ہاں چنانچہ میں نے دانتوں سے چبا کر نرم کر کے حضورؐ کو دی آپ نے اس کو اپنے دانتوں پر پھیرنا شروع کیا آپؐ کے سامنے ایک برتن تھا جس میں پانی تھا آپؐ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور چہرہ انور پر پھیر لیتے اور فرماتے لا الہ الا اللہ بے شک موت کے لئے سختیاں ہیں پھر بطور دعا کے ہاتھ اٹھائے اور کہنا شروع کیا اے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ (انبیاء) میں شامل کر اور اسی طرح کہتے رہے یہاں تک کہ آپؐ کی روح قبض ہو گئی اور آپؐ کے دونوں ہاتھ نیچے گر پڑے۔

ف:۔ معلوم ہوا کہ مرنے سے پہلے مسواک کرنا طہارت و نظافت حاصل کرنا مستحب ہے اسی لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ جس شخص کو اپنی موت کا علم ہو جائے اس کو موئے زیر ناف وغیرہ کا صاف کرنا مستحب ہے حضرت خبیب کے واقعہ میں ہے کہ جب کفار نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا تو آپ نے استرہ لے کر بال وغیرہ صاف کئے اس کا منشاء بھی یہی ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ مرنے کے بعد چونکہ حق تعالیٰ کی خدمت میں حاضری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نظافت اور پاکیزگی کو پسند فرماتے ہیں جیسا کہ حدیث میں آتا ہے ان اللہ نظیف یحب النظافۃ اس لئے مرنے سے پہلے مسواک اور جو امور بھی صفائی کے ہیں اختیار کرنے چاہئیں

جمعہ کے دن مسواک عن ابن السباق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی جمعۃ من الجمع یا معشر المسلمین ھذا یوم جعلہ اللہ تعالیٰ عیدا للمسلمین فاغتسلوا

حضرت ابن سباق فرماتے ہیں کہ ایک بار جمعہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مسلمانوں اللہ تعالیٰ نے اس دن کو تمہارے لئے عید بنایا ہے اس لئے غسل بھی کرو اور اگر خوشبو ہو تو خوشبو

من کان عندہ طیب فلا یضرہ ان یمس منہ وعلیکم بالسواک (رواہ مالک) عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ واستن ومس طیبا ان کان عندہ ولبس من احسن ثیابہ ثم خرج حتی یاتی المسجد فلم یتخط رقاب الناس ثم رکع ما شاء اللہ ان یرکع وانصت اذا خرج الامام کان کفارۃ لما بینہا وبین الجمعۃ التی قبلہا (شرح معانی الآثار)

بھی لگائے اور جمعہ کے دن تم پر مسواک کرنا ضروری ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور مسواک کی اور خوشبو لگائی اور عمدہ کپڑے پہنے پھر وہ مسجد میں آیا اور لوگوں کی گردنوں پر سے نہیں اتر بلکہ نماز پڑھی اور امام کے آنے کے بعد خاموش رہا تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کے ان تمام گناہوں کو جو اس پورے ہفتہ میں ہوئے تھے معاف فرما دیتے ہیں

ف:۔ پہلی حدیث میں جمعہ کے دن کے لئے تین اہم ادب ارشاد فرمائے ہیں۔ اوّل غسل کرنا دوسرے خوشبو لگانا تیسرے مسواک کرنا۔ اسی طرح دوسری حدیث میں بھی جمعہ کے آداب کا ذکر ہے اس میں بھی مسواک کو بیان کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن مسواک کرنا خاص طور پر باعث فضیلت ہے۔ اس لئے اس کا اہتمام نہایت ضروری ہے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ جمعہ اور عیدین میں چونکہ خاص اجتماع ہوتا ہے اس لئے اور ایام کی نسبت ان دنوں میں خصوصیت سے مسواک کا اہتمام کرنا چاہیئے نیز اس دوسری حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسواک کو گناہوں کی بخشش میں بھی دخل ہے۔

سفر اور اہتمام مسواک

عن عائشۃ انہا قالت کان اذا سافر حمل السواک والقارورۃ والمسلۃ والمکحلۃ والمرآۃ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرماتے تو اپنے ساتھ مسواک، پیشاب دانی، کنگھا

لہ دفی روایۃ المدکانی الاحیاء ہو یکسر علیہم الحجاج من حشیش او حدید علی شکل من من الشان المشاء واطول منہ لیسرج بہ الشعر المتلبد کذا فی النہایۃ ضعیفۃ کذا فی السعایہ ۱۲۔

رواہ العقیلی وابو نعیم واعلہ ابن الجوزی۔

سرمہ دانی۔ آئینہ لے جاتے تھے

ف معلوم ہوا کہ آپ کو مسواک کا بہت زیادہ اہتمام تھا۔ اسی لئے آپ سفر میں بھی اپنے ہمراہ لیجاتے اور باوجود سفر کی مشقتوں کے اس کو ترک نہ فرماتے بلکہ حضر کی طرح سفر میں بھی آپ اس کا اہتمام فرماتے تھے۔

مسواک کا ساتھ رکھنا عن جابر کان السواک من اذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع القلم اذن الکاتب وفی اسنادہ یحیٰی بن الیمانی وقد تفرد بہ عن خالد الجہنی مرفوعا ولولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل صلاۃ قال ابوسلمۃ فرأیت زیداً یجلس فی المسجد وان سواکہ من اذنہ موضع القلم من اذن الکاتب وکلما قام الی الصلاۃ استاک

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کو اپنے کان میں اس جگہ رکھتے تھے جہاں پر کاتب قلم کو رکھتا ہے۔

ف: مطلب یہ ہے کہ آپ ہر وقت مسواک اپنے ساتھ رکھتے تھے اور مقصود اس کا یہ تھا کہ بھول نہ ہو جب بھی ضرورت ہو مسواک کی جا سکے۔ عام طور پر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی کانوں پر مسواک رکھنے کا معمول تھا چنانچہ ترمذی نے ابوسلمہ سے حضرت زید رضی اللہ عنہ کا یہی معمول نقل کیا ہے، اور بعض صحابہ عمامہ کے پیچ میں بھی مسواک رکھتے تھے جیسا کہ شامی وغیرہ میں مذکور ہے

نماز میں زیادتی ثواب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعا صلاۃ علی اثر سواک تفضل من خمس وسبعین صلاۃ بغیر سواک (رواہ ابونعیم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو نماز مسواک کرنے کے بعد پڑھی جائے وہ بغیر مسواک کے پچھتر نمازوں سے بہتر ہے۔

لے قال العراقی فی المغنی۔ اسنادہ ضعیف ۱۲

عن ابن عباسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لان اصلی رکعتین اجب الی من ان اصلی سبعین رکعۃ بغیر سواک رواہ ابو نعیم فی کتاب السواک باسناد جیّد

حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ حضورؐ نے فرمایا میرے نزدیک دو رکعت مسواک کرکے پڑھنا بغیر مسواک ستر رکعتوں سے زیادہ محبوب ہے۔

عن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتان بالسواک افضل من سبعین رکعۃ بغیر سواک۔ رواہ ابو نعیم ایضاً باسناد حسن

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا دو رکعت مسواک کرکے پڑھنا بغیر مسواک کی ستر رکعتوں سے افضل ہے

عن عائشۃؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفضل الصلوٰۃ التی یستاک لہا علی الصلوٰۃ التی لا یستاک لہا سبعین ضعفا رشکوٰۃ وترغیب

حضرت عائشہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں کہ مسواک کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت بغیر مسواک کے نماز پر ستر گنا زائد ہے۔

ف: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مسواک کرکے نماز پڑھنے سے نماز کا اجر و ثواب بڑھ جاتا ہے لیکن روایات مختلف ہیں بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ ستر گنا ثواب بڑھ جاتا ہے اور یہی مشہور ہے امام احمدؒ نے بھی اسی کو ذکر کیا ہے قشیری نے حضرت ابو الدرداؓ سے بلا سند کے ایک روایت نقل کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ستر گنا ثواب زیادہ ہو جاتا ہے طحطاوی نے مراقی الفلاح کے حاشیہ میں حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ و عطاءؒ سے نقل کیا ہے کہ ننانوے گنا یا چار سو گنا بڑھ جاتا ہے علماء لکھتے ہیں کہ تفاوت

لہ ہذا احد الابواب التی وقعوا فیہا المتعارض کی الاحادیث وقیل ان التنفیس بالعدد المخصوص لا ستلزم النفی عما عداہ فلا تعارض ۱۲ الحسین غفرلہٗ

اخلاص کے لحاظ سے ہے یعنی جس قدر اخلاص ہوگا اسی قدر اجر و ثواب میں بھی اضافہ ہوگا۔ پس کبھی ستر گنا اور کبھی سو سے گنا یا چار سو گنا ہر شخص کے اخلاص کے مطابق ثواب ہوتا رہے گا

مسواک صحابہؓ کی نظر میں

نصف ایمان عن حسان بن عطیۃ السواک نصف الایمان والوضوء نصف الایمان (شرح احیاء)

حضرت حسان بن عطیہؓ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ مسواک کرنا نصف ایمان ہے اور وضو بھی نصف ایمان ہے۔

مسواک پر مداومت علیکم بالسواک فلا تغفلوا عنہ وادیموہ فان فیہ رضی الرحمٰن وتضاعف صلاتہ الی تسعۃ وسبعین ضعفا والی اربعمائۃ ضعف نقلہ عن علی وابن عباس وعطاء

حضرت علی و ابن عباس فرماتے ہیں کہ مسواک کو لازم کر لو۔ اس میں کوتاہی نہ کرو۔ اور اس کو ہمیشہ کرتے رہو کیوں کہ اس میں حق تعالیٰ کی رضا ہے اور اس سے نماز کا ثواب ۹۹ یا چار سو گنا بڑھ جاتا ہے۔

مسواک اور فصاحت عن ابی ہریرۃ السواک یزید الرجل فصاحۃ اخرجہ ابن عدی والعقیلی والخطیب فی الجامع

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک انسان کی فصاحت میں اضافہ کرتی ہے

مسواک سے حافظہ میں اضافہ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال السواک یزید فی الحفظ ویذھب البلغم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک (قوۃ) حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ اور بلغم کو دور کرتی ہے۔

مسواک اور شفاء عن عائشۃ رضی اللہ عنہا السواک وشفاء من کل داء

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا گیا ہے۔ فرماتی ہیں کہ مسواک موت

الا السام اخرجه الديلمي في الفردوس

فرشتوں کا مصافحہ عن ابی الدرداء قال علیکم بالسواک فلا تغفلوه فان فی السواک اربعا وعشرین خصلة افضل انه یرضی الرحمٰن ویضاعف صلاته سبعة وسبعین ضعفا ویورث السعة والغنی ویطیب النکهة ویشد اللثة ویسکن الصدع ویذهب وجع الضرس وتصافحه الملائکة لنور وجهه یتبرق اسنانه ذکره التفسیری بلا اسناد وقاله العینی۔

دس خصلتیں روی عن ابن عباسؓ فیه عشر خصال یذهب الخضر ویجلو البصر ویشد اللثة ویطیب الفم وینفی البلغم وتفرح له الملئکة ویرضی الرب وتوافق السنة ویزید فی حسنات الصلاة وتصحیح الجسم کذا فی النزهة والقسطلانی و نقله ابن العربی شرحه للترمذی وقال واسنده الدار قطنی

کے سوا ہر مرض سے شفا ہے۔

حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ مسواک کو لازم کرلو اس میں غفلت نہ کرو کیونکہ مسواک میں چوبیس خوبیاں ہیں ان میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے اللہ راضی ہوجاتا ہے مالداری اور کشادگی پیدا ہوتی ہے منہ میں خوشبو پیدا ہوجاتی ہے مسوڑے مضبوط ہوجاتے ہیں درد کو سکون ہوتا ہے ڈاڑھ کا درد دور ہوجاتا ہے۔ اور چہرے کے نور اور دانتوں کی چمک کی وجہ سے فرشتے مصافحہ کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مسواک میں دس خصلتیں ہیں (دانتوں کی) سبزی دور کرتی ہے بینائی کو تیز اور مسوڑے کو مضبوط بناتی ہے۔ منہ کو صاف کرتی ہے ملائکہ خوش ہوتے ہیں۔ اللہ کی رضا۔ سنت کا اتباع نماز کے ثواب میں اضافہ جسم کی تندرستی یہ سب امور حاصل ہوتے ہیں

مسواک کی اہمیت علماء کے نزدیک

حضرت شبلی کا واقعہ قال الشعرانی

فی لواقح الانوار وقد بلغنا عن الشبلی انه احتاج الی سواك وقت الوضوء فلم یجد له فبذل فیه نحو دینار حتی تسوك به ولم ینزکه فی وضوء فاستکثر کثر بعض الناس بذل ذالك المال فی سواك فقال ان دنیا کلها لاتساوی عند الله بجناح بعوضة فماذا یکون جوابی اذقال لم ترکت سنة نبی و لم تبذل فی تحصیلها ماخصك الله به من جناح بعوضة فاعجزه ومفی وظنك یا اخی لو طلب منك صاحب السواك نصفا واحدا حتی یعطیه لك لترکت السواك وقدمت النصف وانت مع ذالك تزعم انك من اولیاء الله ومن المقربین عند رسول الله صلی الله علیه وسلم والله انها دعوی لابرهان لها

"لواقح الانوار" میں علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ (ایک بار) حضرت شبلی کو وضو کے وقت مسواک کی ضرورت ہوئی آپ نے مسواک تلاش کی مگر نہ ملی پھر آپ نے ایک دینار میں مسواک خرید کر استعمال کی اور اس کو ترک نہ کیا۔ بعض لوگوں نے (حضرت شبلی کے) اس دینار خرچ کرنے کو زیادتی پر محمول کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتیں ہیں اس وقت کیا جواب دوں گا جبکہ اللہ تعالیٰ مجھ سے دریافت فرمائے گا کہ تو نے میرے نبیؐ کی سنت (مسواک) کو کیوں ترک کیا۔ جو مال و دولت میں نے تجھ کو دی تھی (جس کی حقیقت میرے نزدیک) مچھر کے پر کے برابر بھی نہ تھی اس کو اس سنت (مسواک) کے حاصل کرنے میں کیوں خرچ نہیں کیا اے میرے بھائی! میرا خیال تو یہ ہے کہ اگر تجھ سے کوئی مسواک

والا آدھا دینار بھی مسواک کی قیمت مانگے تو تو ہرگز نہ دے گا اور مسواک چھوڑے گا مگر اس عمل کے باوجود تو اپنے آپ کو اولیاء اللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقربین سے شمار کرتا ہے خدا کی قسم یہ ایک دعویٰ ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ہے

شوکانی کی تصریح قال الشوکانی فی نیل الاوطار وھی امر من امور الشریعۃ ظھر ظھور النھار وقد من من شکان بسطت اھل الانجاد والاغوار۔

نیل الاوطار میں شوکانی فرماتے ہیں کہ مسواک احکام شرعیہ میں ایک واضح حکم ہے جو روز روشن کی طرح ظاہر ہے جس کو اونچے اور نیچے مقام کے رہنے والوں نے (یعنی تمام اہل ارض نے قبول کیا ہے

علامہ شعرانی کا عہد قال الشعرانی فی واقع الانوار اخذ علینا العھد العلم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یواظب علی السواک عند کل وضوء وان کان منا الیقع کثیرا ربطاہ فی خیط غصنا او عمامتنا ان کانت علی عرقیۃ من غیر قلنسوۃ وان کانت علی قلنسوۃ وشددنا علیھا العمامۃ شققناہ فی العمامۃ من جھۃ الاذن الیسری، وھذا العھد قد اقتصر فیہ غالب العوام من التجارۃ والولاۃ وحاشیتھم فتصیر روائح افواھھم منتنۃ قذرۃ و

علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ ہم سے ایک عام عہد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ لیا گیا ہے کہ ہم ہر وضو کے وقت ہمیشہ مسواک کیا کریں اور اگر ہم سے مسواک اکثر کھو جاتی ہو تو دھاگے میں باندھ کر اپنی گردن میں یا اپنی پگڑی میں اگر پگڑی عرقیہ پر باندھی ہو لٹکا لیں اور اگر قلنسوہ پر باندھی ہو تو بائیں کان کی جانب پگڑی میں لگا لیں اور یہ ایک ایسا عہد ہے جس میں عام طور پر تجار و سوداگر سب ہی کوتاہی کرتے ہیں چنانچہ ان کے منہ کی بو گندی اور بدبو ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے اللہ اور فرشتوں اور

ذالک لہ خلال بتعظیم اللہ وملئکتہ، وصالح المومنین فضلا عن الملئکۃ، والصالحین وما رایت اکثر مواظبۃ ولاحرصا علی السواک من سیدی محمد بن عفان وسیدی شہاب الدین وکل ذالک من قوۃ الایمان وتعظیم امر اللہ واوامر رسولہ ولاسیما وقد اکد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک ولم یکتفہ بمجرد الامر بہ مرۃ واحدۃ فلازمہ یا اخی علی السنۃ الحمدیہ لتستجنی ثمرہ ثوابہا فی الاخرۃ فان لکل سنۃ سنہا علیہ السلام درجۃ فی الجنۃ لاتنال الا بفعل تلک السنۃ ومن قال من المتہورین ھذہ سنۃ یجوز ترکہا یقال لہ یوم القیامۃ وھذہ درجۃ بجوز حرمانک فیہا اصرح بذالک ابو القاسم ابن قسی فی کتابہ المسمی بخلع النعلین (لواقح)

نیک مومنین کی تعظیم میں خلل واقع ہوتا ہے میں نے سید محمد بن عفان اور سید شہاب الدین سے زیادہ مسواک پر ہمیشگی کرنے والا اور مسواک پر سب سے زیادہ حریص کسی کو نہیں پایا۔ یہ سب قوۃ ایمان اور اللہ ورسول کے احکامات کی تعظیم کرنے کا نتیجہ ہے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی بہت تاکید فرمائی ہے ایک بار حکم کرنے پر اکتفا نہیں فرمایا اس لئے اے بھائی مسواک کو لازم کر لے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر ثابت قدم رہ تاکہ تجھ کو اس سنت کا ثواب حاصل ہو جائے کیوں کہ ہر سنت کا ایک مخصوص درجہ ہے جو اس سنت کو اپنائے بغیر حاصل نہیں ہوتا جو جرأت کرنے والے لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ سنت ہے اس کا ترک کرنا جائز ہے ان سے قیامت میں کہا جائے گا کہ یہ جنت کا ایک درجہ ہے تجھ کو اس سے محروم کرنا بھی جائز ہے۔ ابو القاسم ابن قسی نے اپنی کتاب خلع النعلین میں اس کی صاف طور پر تصریح کی ہے

علامہ عینی کا ارشاد قال العینی فی البنایۃ قال ابو عمرو فضل السواک مجمع علیہ لاختلاف فیہ الصلوٰۃ عندالجمیع افضل منہ بغیرھا حتی قال الاوزاعی ھو شطر الوضوء وقال فی شرح البخاری وفضائلہ کثیرۃ و قد ذکرنا فی شرحنا لمعانی الآثار للطحاوی ماورد فیہ عن اکثر من خمسین صحابیا

نہایہ میں علامہ عینی فرماتے ہیں کہ ابو عمر نے کہا ہے مسواک کی فضیلت پر سب کا اتفاق ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور سب کے نزدیک مسواک کرکے نماز پڑھنا بلا مسواک کی نماز سے افضل ہے بلکہ اوزاعی نے مسواک کو نصف وضو قرار دیا ہے اور بخاری کی شرح میں فرماتے ہیں کہ مسواک کے بے شمار فضائل ہیں نے معانی الآثار کی شرح میں پچاس سے زائد صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کے فضائل کو نقل کیا ہے۔

شیخ محمد کی تحریر قال محمد قد ذکر فی السواک زیادۃ علی مائۃ حدیث الکثیرۃ لم یھملھا کثیر من الناس بل کثیر من الفقہاء فھذہ خیبۃ عظیمۃ (امن ص۴)

شیخ محمد فرماتے ہیں کہ مسواک کے فضائل میں ایک سو سے زائد احادیث منقول ہیں پس تعجب ہے ان لوگوں پر اور ان فقہا پر جو اس سنت (مسواک) کو باوجود احادیث کے کثرت کے ساتھ منقول ہونے کے ترک کرتے ہیں یہ بڑا خسارہ ہے

مسواک کے آداب اگرچہ سنت ہے فرض یا واجب نہیں مگر اس کے باوجود اس کے آداب و مستحبات کی رعایت نہایت ضروری ہے اس میں تغافل و تکاسل نقصان دہ ہے علما نے لکھا ہے

من تھاون بالاداب حرم السنن ومن تھاون بالسنن حرم الفرائض ومن تھاون بالفرائض حرم الاخرۃ کذا فی تعلیم المتعلم

جو شخص آداب کی ادائیگی میں تہاون کرتا ہے وہ سنن سے محروم کر دیا جاتا ہے اور جو شخص سنن کے ساتھ تہاون کرتا ہے وہ فرائض سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص فرائض کے بارے میں تہاون کرتا ہے وہ آخرت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ بستان العارفین

میں فقیہ ابواللیث فرماتے ہیں

انقال مثل الاسلام مثل بلدۃ لھا خمس من الحصون الاول من ذھب والثانی من فضۃ والثالث من حدید والرابع من آجر والخامس من لبن فما دام اھل الحصن یتعاھدون الحصن الذی من اللبن لا یطمع فیھم العدو اذا ترکوا التعاھد حرب الحصن الذی من اللبن وطمع العدو فی الثانی ثم فی الثالث حتی خربت الحصون ولھا الیقین ثم الاخلاص ثم ادآء الفرائض ثم اتمام السنن ثم حفظ الاداب فما دام العبد تحفظ الاداب ویتعاھد فان الشیطان لا یطمع فیہ واذا ترک الادب طمع الشیطان فی السنن ثم فی الفرائض ثم فی الاخلاص ثم فی الیقین فینبغی للانسان ان یحفظ الآداب فی جمیع امورہ من الوضوء والصلاۃ والشرائع کلھا لبیع والشرآء

کہا جاتا ہے کہ اسلام کی مثال اس شہر کی طرح ہے جس میں پانچ قلعے ہوں ایک سونے کا دوسرا چاندی کا تیسرا لوہے کا چوتھا پختہ اینٹ کا پانچواں کچی اینٹ کا پس جب تک قلعے والے اس کچی اینٹ کے قلعہ کی حفاظت کرتے رہیں گے تو دشمن دوسرے قلعوں کے حاصل کرنے کی طمع نہ کرے گا اور جب وہ اس کی حفاظت نہ کریں گے تو یہ قلعہ خراب ہو جائے گا اور دشمن دوسرے قلعے کے حاصل کرنے کی طمع کرے گا اور پھر تیسرے کی یہاں تک کہ سارے قلعے خراب ہو جائیں گے اسی طرح اسلام کے بھی پانچ قلعے ہیں۔ ایک یقین دوسرے اخلاص تیسرے فرائض چوتھے سنن پانچواں آداب، پس جب تک انسان آداب کی حفاظت کرتا رہتا ہے تو شیطان طمع نہیں کرتا اور جب وہ آداب ترک کر دیتا ہے تو شیطان سنتوں سے بھی کی طمع کرتا ہے پھر اسی طرح فرائض سے پھر اخلاص سے اور یقین سے مٹانے کی طمع کرتا ہے اور دین برباد ہو جاتا ہے۔

اس لئے انسان کو تمام امور میں وضو میں نماز میں اور شریعت کے تمام کاموں میں حتیٰ کہ خرید و فروخت میں آداب کی رعایت کرنی چاہیئے

مشائخ نے ہمیشہ آداب سنن کا خاص طور پر اہتمام کیا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے محض ایک ادب کے چھوٹ جانے کی وجہ سے چالیس سال کی نماز قضا کیں حضرت ابن سماعۃ سے نقل کیا گیا ہے فرماتے ہیں کہ میں چالیس سال تک تکبیر اولیٰ کا اہتمام کرتا رہا کبھی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوئی مگر جس روز میری والدہ کا انتقال ہوا نہ جماعت ملی نہ تکبیر اولیٰ۔ مجھے اس کا بڑا قلق ہوا چنانچہ میں نے جماعت اور تکبیر اولیٰ کی فضیلت حاصل کرنے کی غرض سے اس نماز کو پچیس بار دہرایا مگر اس کے بعد بھی مجھے خواب میں بتایا گیا کہ جماعت کی فضیلت حاصل نہیں ہوئی۔

مسواک کے اوقات چونکہ مسواک صحیح و اقوی قول کے مطابق سنن دین سے ہے اس لئے اس کا استعمال ہر وقت مسنون ہے علامہ نووی نے بھی تمام اوقات میں مسواک کرنے کو مستحب لکھا ہے، نیز حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

السواك سنة فاستاكوا اى وقت شئتم اخرجه الديلمى فى الفردوس	مسواک کرنا سنت ہے پس جس وقت جی چاہے مسواک کرو۔ مگر بعض

اوقات میں اس کا استحباب موکدہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً دانتوں کے زرد ہو جانے کے وقت حدیث و قرآن پڑھنے کے وقت، جماع سے قبل مرنے سے پہلے، سونے اور بیدار ہو جانے کے وقت، خواہ بدبو خاموش رہنے کے سبب یا زیادہ بولنے یا کسی بدبودار چیز کھا لینے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو بہر حال ان صورتوں میں مسواک کرنا زیادہ مستحب ہے۔

وضو میں مسواک یہ مسئلہ اختلافی ہے۔ عام فقہاء احناف کے نزدیک مسواک وضو کی سنت ہے اس لئے وضو میں استعمال کی جائے۔

امام شافعیؒ کے نزدیک نماز کی سنت ہے اس لئے وہ نماز کے شروع میں مسواک

لے کذا فی الکتیبات لمجدد الالف الثانی رحمۃ اللہ ۱۲ سے کذا فی الفوائد البہیۃ الشیخ عبد الحی ۱۲ سے کذا قال الحنفی ناقلا عن ابی حنیفۃ فی اقوال شتی ۱۲۔

کرنے کو مسنون کہتے ہیں۔ بعض فقہاء احناف بھی نماز کے شروع میں مسواک کرنیکو مستحب کہتے ہیں اس لئے اگر نماز کے شروع میں مسواک کی جائے تو اس کا خیال ضرور رکھا جائے کہ خون نہ نکلے خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لہذا مسواک آہستہ آہستہ کی جائے اور صرف دانتوں پر کی جائے تاکہ خون نہ نکلے **وضو میں مسواک کا وقت:** بعض فقہا کہتے ہیں کہ کلی کے وقت کی جائے بعض کہتے ہیں کہ وضو کے شروع میں دونوں قول راجح ہیں ہر دو پر عمل کی گنجائش ہے بہتر یہ ہے کہ جس کے دانتوں سے خون نکلتا ہو اس کو وضو کے شروع میں اور جس کے خون نہ نکلتا ہو اس کو کلی کے وقت کرنا چاہیئے۔

مسواک کی لکڑی: ہر قسم کی لکڑی سے مسواک کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ لکڑی نقصان دینے والی نہ ہو جو لکڑی زہریلی ہو اس سے مسواک کرنا حرام ہے۔ انار بالنس ریحان چنبیلی کی لکڑی سے مسواک کرنا مکروہ ہے سب سے بہترین لکڑی مسواک کیلئے پیلو کی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعریف فرمائی ہے اور خود آپ نے اور صحابہ نے اسی کی مسواک فرمائی ہے اس کے بعد زیتون کی لکڑی ہے کہ اس کی بھی حدیث میں فضیلت آئی ہے اگر ان میں سے کوئی نہ ہو تو پھر تلخ لکڑی سے مسواک کرنا مسنون ہے

مسواک پکڑنے کا طریقہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مسواک اس طرح پکڑنی چاہیئے کہ انگلی مسواک کے نیچے کی طرف اور انگوٹھا اوپر کی جانب مسواک کے منہ کے نیچے اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر رہیں (شامی) مٹھی میں دبا کر مسواک کی جائے اس سے بواسیر پیدا ہوتی ہے نیز مسواک داہنے ہاتھ سے کیجائے کہ یہ بھی مستحب ہے

مسواک کرنے کی کیفیت: (۱) پہلے اوپر کے جبڑے میں داہنی طرف پھر اوپر کی بائیں اس کے بعد نیچے کے داہنی طرف پھر بائیں جانب (کبیری) (۲) اس میں اختلاف ہے کہ مسواک عرضاً کی جائے یا طولاً ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ عرضاً کی جائے طولاً نہ کی جائے کہ اس صورت میں مسوڑوں کے زخمی ہو جانے کا خوف ہے بعض فقہا کہتے ہیں کہ طولاً و عرضاً

ے کذا فی فتح القدیر وغیرہ ۱۲۵ ۲ے کذا فی التہتانی وشرح المنیہ ۱۲ ۳ے کذا فی المراغی)

دونوں طرح کر سکتے ہیں۔ صاحب حلیۃ کہتے ہیں کہ عرضاً دانتوں میں کیجائے اور طولاً زبان میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح ثابت ہے اس لئے عرضاً وطولاً دونوں طرح مسواک کی جاسکتی ہے (۳) دانتوں کے ظاہر و باطن اور اطراف کو بھی مسواک سے صاف کیا جائے اور اسی طرح منہ کے اوپر اور نیچے کے حصہ اور جبڑے وغیرہ میں بھی مسواک کرنی چاہیئے۔ عمدہ طحطاوی)

انگلی سے مسواک: اگر مسواک نہیں ہے یا مسواک ہے لیکن دانت نہیں ہیں تو پھر انگلی سے کسی موٹے کپڑے سے دانتوں یا مسوڑوں کو صاف کر لینا مسواک کے قائم مقام ہے اور اس سے مسواک کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے، ہاں اگر مسواک اور دانت دونوں موجود ہوں تو پھر اس صورت میں مسواک کا ثواب نہ ہوگا۔ الا یہ کہ منہ میں کوئی تکلیف ہو، شرنبلالی فرماتے ہیں۔

وفضله يحصل لو كان الاستياك بالاصبع او خرقة خشنة عند فقده لقوله عليه السلام يجزى من السواك الاصابع (مراقی) قال الطحطاوی) قوله وفضله يحصل مخ فيترتب الثواب الموعود وقوله) عند فقد كلا عند وجود

مسواک کی فضیلت انگلی یا موٹے کپڑے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے بشرطیکہ مسواک نہ ہو کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انگلیوں سے بھی مسواک کافی ہے طحطاوی کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ مسواک کا مخصوص ثواب جو احادیث میں منقول ہے حاصل ہو جائے گا۔ اور یہ مسواک نہ ہونے کی شکل میں ہے اگر مسواک ہو تو پھر یہ حکم نہیں ہے

(ادب) اگر انگلی سے مسواک کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ منہ کی دائیں جانب میں اوپر نیچے انگوٹھے سے صاف کرے اور اسی طرح بائیں جانب میں شہادت کی انگلی سے شرح پینہ)

عورتوں کی مسواک (۱) جس طرح مسواک مردوں کے لئے سنت ہے اسی طرح عورتوں کیلئے بھی سنت ہے لیکن بعض فقہا کہتے ہیں کہ عورتوں کے دانت چونکہ کمزور ہوتے ہیں اسلئے

ان کے لئے حلک یعنی مصطگی کا استعمال مسواک کے قائم مقام ہے ان کو مسواک کی بجائے حلک استعمال کرنا چاہیئے اس سے دانت صاف اور مسوڑے مضبوط ہو جاتے ہیں اور مسواک کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے (۲) حلک کے استعمال سے مسواک کا ثواب اس وقت ہوگا جب کہ مسواک کی نیت بھی کی جاوے ورنہ نہیں (طحطاوی)

مسواک کی دعاء: بنایہ میں دراہ سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مسواک کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیئے اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ وَطَھِّرْ بَدَنِیْ وَحَرِّمْ جَسَدِیْ عَلَی النَّارِ اسی طرح علامہ نووی نے شرح مہذب میں ایک دوسری دعا نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ دعا اگرچہ بے اصل ہے لیکن اچھی دعا ہے اس لئے اس کو پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ بیض اسنانی وشدد به لثاتی وثبت به لهاتی وبارك لی فیه یا ارحم الراحمین

برش اور مسواک: برش اگر خنزیر کے بالوں کا ہے تو اس کا استعمال بالکل ناجائز ہے اور اگر ریشوں کا ہے تو اس کا استعمال درست ہے مگر اس سے بھی مسواک کی فضیلت حاصل نہ ہوگی ہاں اگر مسواک نہ ہونے کی شکل میں مسواک کی نیت سے استعمال کرے تو مسواک کا ثواب حاصل ہو جائے۔

منجن کا استعمال: منجن کا استعمال جائز ہے لیکن محض منجن پر اکتفا کر لینے سے مسواک کی فضیلت حاصل نہ ہوگی اس لئے منجن کے ساتھ مسواک کا اہتمام بھی کرنا چاہیئے

چند مختلف آداب

ادب (۱): مسواک کا منہ نہ زیادہ نرم ہو نہ زیادہ سخت درمیانی درجہ کا ہونا چاہیئے۔

ادب (۲): مسواک کی لکڑی سیدھی ہونی چاہیئے اس میں گرہ وغیرہ نہ ہو۔ ہاں ایک آدھ گرہ ہو تو مضائقہ نہیں ہے۔

ادب (۳): مسواک کا کن انگلی کی برابر موٹا ہونا مستحب ہے

۱؎ قال القسطانی دلالة علی انه یجوز ان یکون اقصر من الشبر کما صرح به فی کتب الشافعیة ۱۲ ۲؎ کذا فی التحریر ۲ ۳؎ قال الحکیم الترمذی ۱۲ ۴؎ کذا فی الشامی ۵؎ کذا القسطانی وغیرہ ۱۲۔

ادب (۴): چت لیٹ کر مسواک کرنا مکروہ ہے اس سے تلی بڑھ جاتی ہے

ادب (۵): مسواک ابتداءً ایک بالشت[1] کی برابر ہونی چاہیئے بعد میں اگر کم ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اگر ایک بالشت سے زیادہ ہو تو شیطان اس پر سواری کرتا ہے

ادب (۶): مسواک کھڑی کر کے رکھنی چاہیئے زمین پر نہ ڈالی جائے ورنہ جنون کا خطرہ ہے حضرت سعید بن جبیرؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مسواک کو زمین پر رکھنے کی وجہ سے مجنون ہو جائے تو وہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے کہ یہ خود اس کی غلطی ہے

ادب (۷): اگر مسواک خشک ہو تو اس کو پانی سے نرم[2] کرنا مستحب ہے۔

ادب (۸): کم از کم تین مرتبہ مسواک کرنی چاہیئے اور ہر مرتبہ پانی میں بھگونی چاہیئے

ادب (۹): وضو کے پانی میں مسواک داخل کرنا اگر اس میں میل کچیل ہو مکروہ ہے

ادب (۱۰): بیت الخلاء میں مسواک کرنا مکروہ ہے

ادب (۱۱): مسواک دونوں طرف سے استعمال نہ کی جائے

ادب (۱۲): مسجد میں مسواک کرنا جائز ہے۔ لیکن بدل المجہود میں لکھا ہے کہ مسواک کا استعمال مسجد میں مناسب نہیں ہے کیوں کہ اس کے ذریعہ منہ کی گندگی دور کی جاتی ہے اور گندگی کے ازالہ کے لئے مسجد محل نہیں ہے

مسواک کے فوائد

علماء نے مسواک کے بہت سے فائدے شمار کئے ہیں۔ ابن حجر نے مبہمات میں مسواک کے بیس فائدے ذکر کئے ہیں صاحب الفائق نے تیس سے کچھ اوپر منافع بتائے ہیں جن میں سب سے اولیٰ گندگی کا دور ہونا اور سب سے اعلیٰ موت کے وقت کلمہ یاد آنا ذکر کیا ہے۔ علامہ حصکفی نے درمختار میں لکھا ہے کہ مسواک موت کے وقت کلمہ شہادت یاد دلاتی ہے اور موت کے علاوہ ہر بیماری کے لئے شفا ہے

نہایۃ الامل میں لکھا ہے کہ مسواک میں بہتر فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے

---

[1] کذا فی الطحطاوی ۱۲ اطہر حسین غفرلہٗ۔

کہ موت کے وقت کلمہ شہادت یاد آجاتا ہے۔ اور اس کے برخلاف حشیشہ بھنگ کھانے میں ستر نقصان ہیں جن میں ایک یہ ہے کہ موت کے وقت کلمہ شہادت یاد نہیں آتا علامہ طحطاوی نے مراقی کے حاشیہ پر مسواک کے فوائد نقل کرتے ہوئے لکھا ہے

من فضائل ما روی الائمۃ عن علی وابن عباسؓ عطاءؓ علیکم بالسواک فلا تغفلوہ عنہ وادیموہ فان فیہ رضی الرحمٰن وتضاعف صلاتہ الی تسعۃ وتسعین اولی اربعائۃ ضعف وادامۃ توریث السعۃ والغنی وتیسیر الرزق وتطیب الفم ویشد اللثۃ ویسکن الصداع وعروق الرأس حتی لایضرب عرق ساکن ولا یسکن عرق جاذب ویذھب جمع الراس والبلغم ویقوی الانسان ویجلو البصر وتصحیح المعدۃ ویقوی البدن ویذید الرجل فصاحۃ وحفظا وعقلا ویطھر القلب یزید فی الحسنات ویفرح الملئکۃ وتصافحہ لنور وجھہ وتشیعہ اذا خرج من المسجد ونستغفر الانبیاء وارسل والسواک مسلطۃ الشیطان

مسواک کے وہ فضائل جنکو ائمہ کرام نے حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن عباس حضرت عطاءؒ سے نقل کیا ہیں فرماتے ہیں کہ مسواک کو لازم کرلو اس سے غافل نہ رہو اس پر مداومت کرتے رہو کیوں کہ اس میں حق تعالیٰ کی خوشنودی ہے اور اس سے نماز کا ثواب ننانوے ۹۹ یا چار سو گنا بڑھ جاتا ہے اور ہمیشہ مسواک کرنے سے کشادگی اور مالداری پیدا ہوتی ہے۔ روزی آسان ہو جاتی ہے درد سر کو اور سر کی تمام رگوں کو سکون ہو جاتا ہے حتی کہ کوئی ساکن رگ حرکت نہیں کرتی اور نہ ہی کوئی حرکت کرنے والی رگ ساکن ہوتی ہے۔ بلغم کو دور کرتی ہے دانتوں کو مضبوط بناتی ہے بینائی کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو درست اور بدن کو قوی بناتی ہے انسان کو فصاحت

ومطردة له صفاة الذهن مهضمة للطام مكثرة للولد ويجيز على الصراط كالبرق الخاطف ويسقى الشيب ويعطى الكتاب باليمين ويقوى للبدن على طاعة الله ويذهب الحرارة من البدن ويقوى الظهر ويذكر الشهادة ويسرع النزع ويبيض الاسنان ويطيب النكهة ويصفى الخلق ويجلو اللسان ويذكى الفطنة ويقطع الرطوبة ويحد البصر ويعين على قضاء الحوائج ويوسع عليه فى قبره ويونسه فى لحده ويكتب له اجر من لم يتسلوك فى يوم ويفتح له ابواب الجنة ويقول الملئكة هذا مقتد بالانبياء يقتفوا اثارهم ويلتمس هديهم فى كل يوم ويغلق عنه ابواب جهنم ولا يخرج عن الدنيا الا وهو طاهر مطهر ولا يأتيه ملك الموت عند قبض روحه الا فى الصورة التى يأتيها الاولياء وفى بعض العبارات الانبياء ولا يخرج

وحافظہ وعقل کو بڑھاتی ہے دل کو پاک کرتی ہے نیکیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے ملائک خوش ہوتے ہیں اور اسکے چہرہ کے نور کی وجہ سے مصافحہ کرتے ہیں اور جب مسجد سے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں اور انبیاء اور رسول اس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں مسواک شیطان کو ناراض کر دیتی ہے اور اس کو دھتکارتی ہے ذہن کو صاف۔ کھانے کو ہضم کرتی ہے۔ بچوں کی پیدائش بڑھاتی ہے پلصراط پر سے کوندنے والی بجلی کی طرح (بہت جلد) اتار دیتی ہے بڑھاپے کو مؤخر کرتی ہے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دلاتی ہیں بدن کو اللہ کی اطاعت کے لئے قوت دیتی ہے حرارت کو بدن سے دور کرتی ہے پیٹھ کو مضبوط بناتی ہے۔ کلمہ شہادت یاد دلاتی ہے حالت نزع کو بہت جلد ختم کر دیتی ہے دانتوں کو سفید منہ کو خوشبودار حلق اور زبان کو صاف سمجھ کو تیز کرتی ہے رطوبت کے لئے قاطع ہے بینائی کیلئے مفید

من الدنیا حتی یسقی شربۃ من حوض نبینا علیہ السلام وھو الرحیق المختوم علی ھذہ انہ مطھرۃ للفم مرضاۃ للرب:

حاجتوں کو پورا ہونے میں مدد کرتی ہے۔ قبر کو کشادہ بناتی ہے اور مردہ کے لئے غمخوار ہو جاتی ہے اور مسواک نہ کرنے والوں کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور فرشتے اس کے بارے میں ہر دن میں کہتے ہیں کہ یہ (شخص) انبیاء کا اقتداء کرنے والا ہے۔ ان کے نشانِ قدم پر چلتا ہے۔ ان کی سیرت کا متلاشی ہے اس کی طرف سے دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں مسواک کرنے والا شخص دنیا میں لگنا ہوں سے پاک صاف ہو کر جاتا ہے اور موت کا فرشتہ روح نکالنے کے لئے اس کے پاس اس صورت میں آتا ہے جس صورت میں اولیاء کے پاس آتا ہے بعض عبارات میں ہے کہ جس صورت میں انبیاء کے پاس آتا ہے اسی صورت میں آتا ہے اور مسواک کرنے والا دنیا سے نہیں جاتا مگر اس وقت جب کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کی شراب نہ پی لے اور وہ رحیق مختوم ہے (اور ان سب فوائد سے) بڑھ کر یہ ہے کہ اس میں حق تعالیٰ کی رضا ہے اور منہ کی صفائی ہے۔

علامہ زبیدی نے بھی شرح احیاء میں مسواک کے فوائد کو نقل کیا ہے۔ اور بعض علماء کی نظم بھی نقل کی ہے۔ اکثر فوائد وہی ہیں جو ہم نے طحطاوی سے نقل کئے ہیں البتہ ایک فائدہ نیا ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسواک کرنے سے منی زیادہ پیدا ہوتی ہے۔

جواہرات شیخ الاسلام

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ، ایک اہم علمی تاریخی دستاویز

مرتبہ محمد عثمان الوری قیمت ۶ روپے (کتابت مراد آباد)

چند مسئلے

مسئلہ حنفیہ کے نزدیک روزہ کی حالت میں زوال سے پہلے اور زوال کے بعد مسواک کا استعمال درست ہے۔ خواہ مسواک تر ہو یا خشک

مسئلہ کسی کو مسواک سے مارنا درست ہے (زواجر)

مسئلہ بلا اجازت کسی کی مسواک استعمال کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ احرام کی حالت میں بھی مسواک کرنا جائز ہے (کتاب الآثار)

مسئلہ اگر مسواک کرنے سے خون وغیرہ نکلنے لگے یا اور کوئی مرض پیدا ہو جائے تو ایسی صورت میں مسواک کرنا مستحب نہیں ہے۔

مسئلہ نابالغ بچوں کو بھی اس کا استعمال کرانا چاہیئے۔ تاکہ ان کو بھی عادت ہو۔ (نووی)

مسئلہ غسل میں بھی مسواک کرنا مسنون ہے (شامی)

اطہر حسین غفرلہٗ مظاہری
۲۷ صفر المظفر ۱۳۷۸ھ

ہر قسم کی کتب بارعایت ملنے کا پتہ،

مکتبہ مدنیہ بادشاہی روڈ مسجد اقصیٰ کراچی ۳

المخزن پبلشرز (مکتبہ رشیدیہ) کراچی